بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریک اسلامی "طالبان" افغانستان کا اجمالی تعارف

عارف باللہ مجاہد کبیر حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب المدنی دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ منبع العلوم میران شاہ۔ وزیرستان

افغانستان پر روسیوں کی سرخ سفاکانہ بربری یلغار کے خلاف تمام عالم اسلام کے چیدہ چیدہ برگزیدہ مفتیان دین متین' علمائے ربانیین نے قرآن و سنت کی روشنی میں جہاد کا اعلان کیا۔ اس مقدس تاریخی جہاد میں نہ صرف افغانی ملت نے عظیم قربانیاں دی ہیں' بلکہ دنیا کے جملہ ممالک کے جزبہ جہاد سے سرشار فدایان اسلام نے بھی افغانیوں کے دوش بدوش اس خالص اسلامی جہاد میں اپنے سردھڑ کی بازی لگادی۔ شاید چشم فلک نے اپنے طویل ادوار میں تمام کرہ ارضی پر ایسے نرالے جہاد کا نظارہ نہ دیکھا ہوگا جو چودہ سال مسلسل جاری و ساری رہا' جس میں سولہ لاکھ شیدایان اسلام نے جام شہادت نوش فرماکر اپنے مقدس خون سے سرزمین افغانستان کو لالہ زار بنایا۔ لاکھوں خاندان اپنے عقیدہ و ناموس کی حفاظت کی خاطر ہجرت کرکے پاکستان' ایران اور دنیا کے گوشوں میں پناہ گزینی کی زندگی پر مجبور ہوئے۔ ہزاروں مرد وزن ان قیامت خیز ہولناک لڑائیوں میں اپنی آنکھوں سے محروم ہوئے' کئی اپنے ہاتھ پاؤں سے محروم ہوئے' کئی اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے' اللہ تعالیٰ ہی کے بے پایاں فضل وکرم' نصرت و حمایت کی برکت سے بالا آخر مجاہدین کامیابی سے ہمکنار ہوئے' روسی سرخ سیلاب اور دہری وحشیانہ انقلاب کا خاتمہ ہوا۔ روسی بھیڑیوں کی شکست وریخت کے بعد علماء کرام اور طلبہ نے مدارس و مساجد کا رخ کیا اور اپنے محبوب مشاغل درس و تدریس میں حسب ماسبق مشغول ہوگئے' اور افغانستان میں اسلامی نظام کے قیام اور شریعت محمدیہ کی تنفیذ کاکام تنظیموں اور احزاب کے عمائدین' سرکردہ مسئولین کے ذمہ چھوڑا جو اپنے آپ کو افغانستان کی صدارت اور امارت کے مستحق سمجھ رہے تھے مگر بدقسمتی سے ان قائدوں نے صدارت و امارت کے عہدوں پر آپس میں رسہ کشی شروع کرلی اور ہر ایک اپنے آپ کو اس منصب کے لئے سب سے زیادہ مستحق اور لائق تصور کرتا رہا اور رفتہ رفتہ یہ رسہ کشی تنگ و جدل کی صورت اختیار کرگئی۔ افغانستان کے مخلص بزرگ علماء کرام نے بار بار مصالحت کے لئے کوشیش فرمائیں۔ حرکت انقلاب اسلامی افغانستان کے امیر حضرت مولانا محمد نبی صاحب اور حزب اسلامی

کے امیر مولانا محمد یونس خالص اور افغانستان کے مایہ ناز روحانی عالم مولانا عبداللہ ذاکری اور جلیل القدر قائد مولانا جلال الدین حقانی نے اپنے تمام کمانڈروں سمیت اس خونریز جنگ کی خاطر کئی ماہ اس مصالحتی پروگرام میں صرف کئے مگر یہ تمام کوششیں ناکام رہیں۔ یہاں تک کہ اس سلسلہ میں مولانا حقانی پر دو دفعہ قاتلانہ حملے ہوئے، پاکستان کے علماء کرام اور حکام نے بھی مصالحتی پروگراموں مین بھرپور حصہ لیا۔ مختلف ممالک کے سربراہوں کی کوششیں بھی نتیجہ خیز ثابت نہ ہو سکیں بالخصوص خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز نے کئی بار اپنے خصوصی نمائندے مصالحت کے لئے بھیجے اور بالا آخر تمام تنظیموں کے امیر اور سرکردہ کمانڈروں کو حجاز مقدس میں آنے کی دعوت، دی سینکڑوں مندوبین کو آنے جانے کی ٹکٹیں۔ ویزے بھیجے گئے اور وہاں شاہی مہمان خانوں میں کئی دن تک ان کی شاہانہ مہمان نوازی کی گئی۔ خانہ کعبہ کی نورانی آغوش میں ان سب سے ایک متفقہ مصالحتی عہدنامہ پر عہدو پیمان اور حلف لئے گئے۔ اس تاریخی کارنامہ پر تمام عالم اسلام میں خوشیاں منائی گئیں۔ مگر بدقسمتی سے کابل پہنچتے ہی یہ حضرات پہلے سے زیادہ جوش و خروش کے ساتھ ایک دوسرے پر بمباری، گولہ باری کے مکروہ و قبیح اعمال کی طرف متوجہ ہوئے جس کے نتیجے میں لاکھوں معصوم جانیں ہلاک ہوگئیں۔ اور کابل کا حسین ترین شہر کھنڈرات اور ویرانوں میں تبدیل ہوگیا۔ اور دنیا بھر میں جہاد، مجاہدین اور اسلام کے درخشدہ ناموں کو بدنام کیا گیا۔ جہاد کے اساسی اہداف و اغراض کو کچل دیا گیا۔ سولہ لاکھ شہداء کے خون سے کھیلا گیا۔ لاکھوں یتیموں، بیواؤں، معیوبین۔ مجروحین کی آہوں اور سسکیوں سے غداری کی گئی۔ کشمیر، فلسطین، بوسنیا، قبرص، صومالیہ، اریٹیریا کے مظلوم و ستم رسیدہ مسلمانوں کی امیدوں کو خاک میں ملایا گیا۔ افغانستان کے لاکھوں کمیونسٹ جو چودہ سال مجاہدین کے خلاف برسرپیکار تھے۔ ان نام نہاد بڑوں کے باہمی کشت وخون کی بدولت سرزمین افغانستان میں روپوش ہوگئے۔ اب تو کمیونسٹوں کی فہرست میں صرف نجیب کا نام لیا جانے لگا۔ باقی لاکھوں، پرچم، شعلہ، خلق اور خاد کے جیالے اور متوالے کہاں غائب ہوگئے؟

یہ ایک جوہری سوال ہے۔ جواب واضح ہے۔ یہ تمام اسلام دشمن عناصر، زہریلے ناگ ان شیدایان صدارت و امارت کی آغوش میں پناہ گیر ہوئے۔ کابل میں صدارتی چوکی پر پونے تین سال مسلسل جنگ و جدل سے اربوں ڈالر کا قیمتی اسلحہ جو کشمیر و فلسطین میں کام آسکتا تھا لاکھوں مسلمانوں کی خونریزی کا سبب بنا۔ صدارت پر مرمٹنے والوں کی لڑائیوں سے تمام افغانستان میں ملحدین و زنادقہ، چور رہزن اور دیگر قسم کے فاسد عنصر نے وہ انسانیت کش، حیا سوز جرائم شروع کئے، جن کے سامنے کتے اور خنزیر بھی شرم محسوس کرتے ہیں۔ جگہ جگہ رہزنوں نے سڑکوں پر زنجیریں لگا دیں۔ ہر راہ گیر سے

ٹیکس وصول کرنے لگے۔ چوری، نوٹ کھسوٹ، لواطت اور زنا جیسے سنگین جرائم کا ارتکاب برسرعام کرنے لگے۔ دن دھاڑے شریف گھرانوں پر یہ بدمعاش ہلہ بول کر نقدی، زیورات اور قیمتی سامان چھین لیتے تھے اور پردہ نشین دوشیزاؤں کی عصمت دری ان درندہ صفت بھیڑیوں کا شیوہ بن گیا تھا۔ وہ زمین جو شہداء کے خون سے سیراب ہوگئی تھی۔ اس پر الحادو زندقہ، فسق وفجور کا سیلاب آگیا۔ چاروں طرف سفاکی اور بربریت کے بھیانک مناظر نظر آنے لگے۔ ان بدقماش خدا فراموش مجرموں کے بہیمانہ جرائم، وحشیانہ مظالم کے مٹانے کے لئے افغانستان کے غیور، سربکف "طالبان" نے اللہ تعالیٰ کی نصرت و اعانت پر توکل کرکے جہاد کا اعلان کیا۔ معمولی عرصہ میں ان شاہین صفت "طالبان" نے سرکش، بے دین مجرموں کا قلع قمع کرکے ان کے ظالمانہ شکنجوں سے مظلوم افغانی ملت کو رہائی بخشی۔ ان پاک طینت، فرشتہ سیرت "طالبان" کے عادلانہ سلوک، مشفقانہ رویہ سے چند مہینوں میں کئی صوبے فتح ہوئے۔ علماء اور طلبہ نے بالاتفاق حضرت مولانا محمد عمر صاحب کو اپنا امیر منتخب فرماکر ان کے دست مبارک پر بیعت کرلی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک امیر کی سرپرستی میں مختلف احزاب کے طلبہ اور تمام تنظیموں کے علماء اور کمندان آپس میں متفق اور متحد ہوگئے۔ متعدد تنظیموں کی وجہ سے جو تشتت و انتشار ہوتا تھا، اب وہ اتحاد و اتفاق سے تبدیل ہوگیا۔

کاش، اگر افغانستان کا سابقہ چودہ سالہ جہاد بھی ایک ہی امیر کی قیادت و امارت میں سرانجام ہوتا آج افغانستان دنیا بھر میں ایک مثالی اسلامی حکومت ہوتا، مگر بدقسمتی سے ان مختلف تنظیموں کے باہمی اختلافات نے اب تک افغانی ملت کو جہاد کے پاکیزہ نتائج اور طیب و طاہر ثمرات سے محروم رکھا۔ ایک امیر کے زیرسایہ مجاہدین بہت قلیل عرصہ میں کامیاب ہو جاتے اور کرسی صدارت پر لڑنے بھڑنے کی نوبت نہ آتی اور نہ یہ خون کی ندیاں بہتیں اور نہ روسی اسلحہ اور ساز و سامان کباڑی مارکیٹوں میں شلغم اور گاجر کی قیمتوں میں نیلام ہوتا، بلکہ افغانستان میں روس کے ان متروکہ جنگی ساز و سامان کا ایک بہت بڑا (میوزیم) عجائب گھر بنا دیا جاتا، جس میں مختلف اقسام کے ہزاروں بمبار لڑاکا طیارے، گن شپ ہیلی کاپٹر، پسنجر ہیلی کاپٹر، مختلف اقسام کے ہزاروں ٹینک، ہزاروں بکتربند گاڑیاں، جیپ، ٹریلر، اینٹی ایئر کرافٹ گن سنگل بیرل، ڈبل بیرل، فوربیرل، پی کے گرینوف خفیف وثقیل، استنگر لانچرز، میزائیل، اسکڈ، کلاشن کوف، کلاکوف، سیمی نوف، درغانوف، ڈی سی توپ، آر آر 75، آر آر 82، اور ہزاروں قسم کے جنگی آلات کو ایک طویل و عریض میدان میں جمع کیا جاتا۔ یہ اسلحہ گھر تمام دنیا میں اسلحہ اور جنگی آلات کا ایک بہت بڑا میوزیم قرار دیا جاتا، جس کے مشاہدہ سے کئی کافر اسلام لانے پر مجبور ہو جاتے کہ دنیا کی ایک عظیم سپرطاقت نے اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لانے کے باوجود لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ کے سامنے صفر ہوگئی' تمام دنیا کے جنگی آلات قرآن و حدیث کا مقابلہ نہیں کرسکے۔ جہاد کے پاکیزہ عمل نے قیصرو کسریٰ جیسی بڑی بڑی جبروتی' استعماری طاقتوں کو زیر و زبر کردیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب امریکہ جہاد کے نام سے لرزہ براندام ہے۔ امریکہ کے خواب و خیال میں میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ افغانستان کے نہتے مجاہدین روس کی عظیم سلطنت کو ملیامیٹ کردیں گے' بلکہ وہ تو اس خوش فہمی میں مجاہدین افغانستان کو مجاہد مجاہد کے نام سے تھپکی دے رہا تھا کہ یہ افغانی مجاہدین روس کو کمزور کردیں گے اور روس کی بالادستی ختم ہو جائے گی' اب امریکہ کو اپنی جان کی پڑی ہوئی ہے کہ یہی جہاد میری خانہ خرابی کا سبب بنے گا۔ اب وہ جہاد کو دہشت گردی اور مجاہدین کو دہشت گرد کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اب "طالبان" افغانستان کی تحریک کے خلاف امریکہ' برطانیہ اور دیگر کافر ممالک دن رات پروپیگنڈہ کر رہے ہیں تاکہ افغانستان میں مجاہدین کی حکومت نہ بن سکے۔

"طالبان" نے صرف چھ مہینے میں فراہ اور شین ڈنڈ سے لیکر کابل شہر تک بارہ صوبوں میں خالص اسلامی نظام قائم کردیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ظلم و ستم کے بدلے عدل و انصاف' بدامنی کی جگہ امن و سکون۔ الحاد و زندقہ' فسق وفجور کی تاریکیوں کی جگہ خالص اسلامی نظام کا دور دورہ ہے۔ اسلامی احکام و حدود کی تنفیذ پر رب العالمین جل جلالہ کی بے پایاں رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ "طالبان" کی فتوحات کے دوران برہان الدین ربانی نے ایک وفد قندھار بھیجا' اور ربانی کا پیغام پیش کیا کہ ہم بھی مولانا محمد عمر صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں اور "طالبان" کی تحریک کے ہمنوا ہیں۔ پھر جب "طالبان" نے غزنی پر قبضہ کرلیا تو دوبارہ ایک وفد غزنی بھیجا جس میں وزیر فائز صدیق چکری' رحمت اللہ واحد یار' مولوی جلیل اللہ شریک تھے انہوں نے کہا کہ ہم حکومت کی طرف سے مولانا محمد عمر صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ "طالبان" جب میدان شہر میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے تو وہاں خود انجینئر مسعود اپنے کمانڈروں سمیت حاضر ہوا اور "طالبان" سے کہنے لگا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں' تم اسلحہ لینا چاہتے ہو' سب سے پہلے یہ میرا پستول جمع کرلو۔ "طالبان" بہت خوش ہوئے "طالبان" نے جب چار اسیاب کو فتح کرلیا تو وہاں پھر ایک وفد ربانی کی طرف سے آیا اور قرآن مجید درمیان میں رکھ کر اس پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ مقدس کتاب گواہ ہے کہ ہم "طالبان" کے ساتھ ہیں۔

"طالبان" بہت مطمئن ہوگئے کہ اب بہت جلد ہی افغانستان اسلامی نظام کے انوار و برکات سے منور ہوجائے گا۔

مگر بدقسمتی سے "طالبان" کی نیک توقعات' پاکیزہ خواہشات اس وقت خاک میں مل گئیں جب

انجینئر مسعود کے خصوصی کمانڈر انچیف بابا جان (کمیونسٹ) نے "طالبان" پر اندھا دھند بمباری کی جس سے ڈھائی سو "طالبان" شہید ہوئے جس میں زیادہ مقدار قرآن مجید کے حافظ و قاری تھے' اور بعض دینی مدارس سے فارغ التحصیل فضلاء تھے' حالانکہ "طالبان" نے ربانی حکومت سے صرف یہی مطالبہ کیا تھا کہ سب سے پہلے کابل میں خالص اسلامی نظام کا اعلان کریں اور فوری طور پر تمام احکام و حدود کی تنفیذ کی حکمنامہ جاری کریں' تمام کیمونسٹ عناصر کو فی الفور کابل سے نکال دیں۔ تمام عورتوں کو جو کابل کے مختلف وزارتوں' محکموں میں ملازمت کر رہی ہیں انکو اپنے گھروں میں پردہ کے ساتھ رہنے کی تلقین کریں۔

کاش! اگر پروفیسر برہان الدین ربانی صاحب "طالبان" کے پاکیزہ مطالبات مانتے اور افغانستان میں خالص اسلامی نظام نافذ کرنے کی خاطر ایثار سے کام لیتے اور طلباء کو زمام حکومت حوالہ کرتے تو تاریخ اسلام میں اس کا یہ مصالحتی کارنامہ آب زر سے لکھا جاتا۔

بہرحال' تحریک "طالبان" ایک خالص مذہبی' اسلامی تحریک ہے جو ایک عالم ربانی متدین بزرگ مولانا محمد عمر صاحب کی امارت میں مندرجہ اہداف و اغراض پر مبنی اسلامی حکومت قائم کرنے کی کوششوں میں رواں دواں ہے۔

تمام اہل اسلام سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس مقدس تحریک "طالبان" کی بھرپور تائید فرمائیں گے۔ خاص کر علماء کرام اور بزرگان دین کی خدمت میں بصد ادب گذارش ہے کہ وہ اپنے تمام تر وسائل سے ان "طالبان" کی پشت پناہی اور حوصلہ افزائی فرمائیں۔

انشاء اللہ تعالیٰ' اس خالص مذہبی تحریک کی کامیابی سے نہ صرف افغانستان میں بلکہ تمام جمہوریات اسلامیہ میں خلافت الٰہیہ کے عادلانہ نظام کا قیام ہوسکے گا جس کا ہم اب تک تصور بھی نہیں کرسکتے تھے۔

الحاد و زندقہ کے اس پرفتن دور میں جب دنیا بھر کے تمام کفری نظام اسلام کے بیخ کنی' فرزندان توحید کی سرکوبی' نسل کشی اور ان کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے آپس میں متفق ہوگئے ہیں اور "طالبان" جیسے نڈر' سربکف مجاہدین کو دہشت گرد قرار دے کر ان کے اعدام کے درپے ہیں۔

"لاسمح اللہ" خدانخواستہ' اگر تحریک "طالبان" کا یہ بروقت اہم اسلامی اقدام علماء اسلام کی بے اعتنائی تغافل کی وجہ سے ناکام ہوا تو وہ نہ صرف افغانستان بلکہ پاکستان اور دیگر ممالک میں اسپین (اندلس) کی طرح اسلامی شعائر' دینی مراکز' علمی معاہد و جامعات' مدارس و مساجد کو مندروں اور گرجوں میں تبدیل کردیا جائے گا۔ قرطبہ' غرناطہ' اشبیلیہ اور طلیطلہ جیسے اسلامی شہروں میں ہزاروں

بقیہ صـ ۲۸